کلامِ اقبالؒ

جس کھیت سے دہقاں کو میسر نہیں روزی — اس کھیت کے ہر خوشۂ گندم کو جلا دو — ب ج ۲۰۳

نہیں تیرا نشیمن قصرِ سلطانی کے گنبد پر — تو شاہیں ہے بسیرا کر پہاڑوں کی چٹانوں میں — ب ج ۴۲

اٹھا ساقیا پردہ اس راز سے — لڑا دے ممولے کو شہباز سے — ب ج ۲۰۰

کوئی اندازہ کر سکتا ہے اس کے زورِ بازو کا — نگاہِ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں — ض ک ۱۳

غلامی میں نہ کام آتی ہیں شمشیریں نہ تدبیریں — جو ہو ذوقِ یقیں پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں — ض ک ۱۳

الفاظ و معانی میں تفاوت نہیں لیکن — ب ج ۲۲۱

پرواز ہے دونوں کی اسی ایک فضا میں — کرگس کا جہاں اور ہے شاہیں کا جہاں اور — ب ج ۲۲۱

ابھی عشق کے امتحاں اور بھی ہیں — ب ج ۳۵۳

یہ مال و دولتِ دنیا … — … لا الٰہ الا اللہ — ض ک …

نہیں ہے ناامید اقبال اپنی کشتِ ویراں سے — ذرا نم ہو تو یہ مٹی بہت زرخیز ہے ساقی! — ب ج ۳۱۳

… — … ہے … — ض ک …

یہ … کی … — ض ک ۲۲

یہ … سے لرزتا ہے شبستانِ وجود — … ہوتی ہے … سے پیدا — ض ک …

ہر لحظہ ہے مومن کی نئی شان نئی آن — … کردار میں — ض ک ۲۲

یہی مقصودِ فطرت ہے یہی رمزِ مسلمانی — اخوت کی جہانگیری، محبت کی فراوانی — ب ج …

… ظلمت میں … — … ہے باقی … — ب ج …

میں ناخوش و … — … لیے مٹی کا … اور بنا دو — ب ج ۲۰۳

اے مسلماں اپنے دل سے پوچھ ملا سے نہ پوچھ — ہو گیا اللہ کے بندوں سے کیوں … — ب ج …

ہر لحظہ ہے … کی نئی شان نئی آن — گفتار میں … اللہ کی برہان — ض ک ۲۲

آئینِ جوانمرداں … — اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روباہی — ب ج ۲۰۲

اے طائرِ لاہوتی اس رزق سے موت اچھی — ب ج ۲۰۲